★ پارلیمنٹ میں فتنۂ قادیانیت کا تعاقب
★ الحق کے مضامین مرغوب خاطر اور غذائے روحانی ہیں
★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مخلصانہ اپیل
★ تہافت المغرب
★ علامہ سمعانی سے ملاقات

افکار و تاثرات

پارلیمنٹ میں فتنۂ قادیانیت کا تعاقب

ہفت روزہ تکبیر کراچی کی تازہ اشاعت ۱۹ فروری ۱۹۸۷ء میں گوشوارہ کے عنوان کے تحت جناب ابن الحسن نے سینٹ میں مولانا سمیع الحق جنرل سکریٹری جمعیتہ علماء اسلام کے ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے متعلق ایک ریمارکس کو غلط سمجھ کر چند مفروضے قائم کرکے اصل حقیقت پر پردہ ڈال دیا ہے۔ اور پارلیمنٹ میں علماء حق کی حق پسندی اور اظہار حق کو بھی تعصب قرار دے کر ایمان و کردار کی کمزوری تک بات بڑھادی ہے ع

لو آپ اپنے دام میں صیّاد آگیا

حیرت ہے کہ تکبیر جیسے سنجیدہ اور محتاط پرچے کے لکھنے والے بھی بعض اوقات جان بوجھ کر یا واقعۃً ناسمجھی سے حقیقت کو خرافات میں کھو دیتے ہیں۔ واقعہ یہ تھا کہ سینٹ میں جناب کوثر نیازی کی تحریک التوار کے جواب میں جب ایک وزیر باتدبیر نے سرکار نامدار کی صفائی میں لب کشائی فرمائی تو اس موقع پر سینیٹر مولانا سمیع الحق نے ارکان پارلیمنٹ پر اصل حقیقت واشگاف کردی۔ کہ ٹری اسٹ (اٹلی) میں واقع سائنسی انسٹی ٹیوٹ میں مشہور سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی نے جو بی بی سی لندن کو انٹرویو دیتے ہوئے پاکستانی طلبہ کی قلت، عدم رجحان اور لاپرواہی کی شکایت کی ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ پاکستانی قواعد وضوابط اس کے لئے رکاوٹ بنے ہوتے ہیں یا طلبہ میں فنی اور سائنسی تعلیم کا رجحان کم پایا جاتا ہے۔ بلکہ دراصل واقعاتی حقیقت یہ ہے کہ اس کے پس منظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کی اصل تحریک اور مشن کی تکمیل کو نقصان پہنچا ہے۔ چونکہ ٹری اسٹ کے سائنسی انسٹی ٹیوٹ تک رسائی اور داخلہ سے فائنل المرامی تک سارے مراحل، ڈاکٹر صاحب موصوف اور اسی گروہ سے تعلق رکھنے والے دوسری برگزیدہ شخصیتوں کی ممنونیت، احسان مندی، شرائط کی جکڑ بندی، مخصوص ذہنی تربیت، اور ایک مخصوص گروہ کے مفادات کے تحفظ کے معاہدوں اور مضبوط ضمانتوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ جو اہل ایمان اور غیرت مند مسلمان کے ایمان و کردار اور توحید و رسالت سے غداری کے مترادف ہے۔ جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے پارلیمنٹ میں یہی کہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالسلام اور اس کے پیش رو سر ظفر اللہ اس راہ سے اب تک کتنے اہل ایمان اور نوجوان طلبہ کی حمیت اسلامی کا جھٹکا کر چکے ہیں۔ انہیں ہدایت اور صراط مستقیم سے بھٹکا کر جہنم کے گڑھوں میں

اوندھے منہ دھکیل چکے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے ارکانِ پارلیمنٹ پر واضح کیا کہ پاکستانی طلبہ میں سائنسی تعلیم کا رجحان اور اس فن میں کمالات کے حصول کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود ہے اور الحمد للہ کہ وہ سائنسی علوم میں مہارت کی وجہ سے دنیا میں ایک ممتاز مقام حاصل کر چکے ہیں مگر یہاں کے غیور مسلمان ایک معروف قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعہ اپنے بچوں کا جھٹکا نہیں کرانا چاہتے اور یہ ساری باتیں سینیٹ کے ریکارڈ پر موجود ہیں۔ مگر ابن الحسن صاحب نے سیاق و سباق سے ہٹ کر صرف یہی لکھا کہ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ وہ چونکہ قادیانی ہے اس لئے تحریک مسترد کر دیں ۔

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہیں

وہ بات ان کو بڑی ناگوار گذری ہے

ابن الحسن صاحب نے اپنی تحریر کے آخر میں عبدالسلام قادیانی کی کوششوں کا پاکستان کے سائنسدانوں کی ترقی و کمال میں بڑا دخل قرار دیا ہے ہمیں حیرت ہے کہ انہیں اصل واقعاتی حقائق کی پردہ پوشی کی کیوں کر جرأت ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور اس کے آقا و مرشد سر ظفر اللہ کے ہاتھوں پاکستان کے اہم تنصیبات سیاسی ساکھ، قومی سالمیت، ملی یکجہتی اور ایمانی سلامتی کو جو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے اور پہنچ رہا ہے۔ ملت اسلامیہ کے ناسور اور عجمی اسرائیل (قادیانی نبوت) کی جس طرح یہ لوگ حمایت و سرپرستی اور بین الاقوامی سطح پر اس کے تحفظ اور مشن کی تکمیلی کردار ادا کر رہے ہیں اس سے اغماض و چشم پوشی ایک بہت بڑا قومی جرم اور ملی المیہ ہے۔ اس سلسلہ کے مستند اور ناقابلِ تردید اور مضبوط شواہد اور قطعی واقعات کی روئیداد و تفصیل مؤتمر المصنفین اکوڑہ خٹک کی اشاعت "قادیان سے اسرائیل تک" میں ملاحظہ فرمائیے۔

جناب مولانا سمیع الحق کی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے متعلق پارلیمنٹ میں تازہ ترین گفتگو (جس پر ہفت روزہ تکبیر کے کالم نویس جناب ابن الحسن برافروختہ ہیں) ان کے گذشتہ سال کے اظہارِ حق اور پارلیمنٹ میں اعلاء کلمۃ الحق کا ایک لاحقہ اور تتمہ ہے جب لندن میں ڈاکٹر عبدالسلام کے مذہبی پیشوا مرزا طاہر نے اپنے آقایانِ ولی نعمت کی خوشنودی کے لئے پیشین گوئی کی تھی کہ :۔

" اب پاکستان توڑ دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اور یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا "۔

تو مولانا سمیع الحق نے پارلیمنٹ میں مرزا صاحب کی اس تقریر کی کیسٹ سنانے اور ملکی و قومی مجرموں کو بے نقاب کر کے قرار واقعی سزا دے کر عدل و انصاف قائم کرنے کا مطالبہ کیا تھا جبکہ اس وقت کے وزیر قانون بھی اب کے وزیر با تدبیر کی طرح وکیل صفائی بن گئے تھے۔ جناب ابن الحسن کے دو صفحات کے مفصل مضمون میں زورِ تحریر اور